ویڈیو اور ٹی وی
کا
شرعی استعمال

شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی
غزالیِ زماں رازیِ دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی
بحر العلوم علامہ سید شاہ حبیب اللہ قادری رشید پاشاہ
محقق دوراں فقیہ العصر مفتی محمد شریف الحق امجدی
مولانا مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد
(مکتبہ انوار المصطفٰے 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد-اے پی)

﴾ بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المحققین امام المتکلمین محدث کبیر مفتی اعظم
شہزادۂ حضور غوث الثقلین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴿

نام کتاب	ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال
مرتب	ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
تصحیح ونظر ثانی	خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی
ناشر	شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)
اشاعت اُول	جولائی ۲۰۰۵
تعداد	۵۰۰۰ (پانچ ہزار)
قیمت	15 روپیئے

ملنے کا پتہ : مکتبہ انوار المصطفےٰ

23-2-75/6 مغلپورہ ۔ حیدرآباد(دکن)

Maktaba Anwarul Mustafa

Moghal Pura, Hyderabad - A.P.

Ph:9848576230/55712032/24477234

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الأنبيآء والمرسلين وعلىٰ آلهٖ واصحابهٖ اجمعين ۔

اسلام اور سائنسی ایجادات

اسلامی علوم کی رُوح اس کا فقہ ہے یعنی اسلام کی تشریعی فکر کا خزانہ 'فقہ اسلامی' کہلاتا ہے اور فقہی مسائل اسلامی معاشرہ' تہذیب وتمدن زندگی کے ہر گوشے کو اپنے حصار میں لئے ہوتے ہیں۔ حقیقتاً دین اسلام ہی انسان کے تمام تر دینی ودنیوی' معاشی' معاشرتی' اقتصادی' ثقافتی' اندرونی' بیرونی' اصولی' فروعی' تفریحی' روحانی اور مادی مسائل کا جامع حل پیش فرماتا ہے۔ شعبہ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس میں پیچیدہ مسائل نہ ہوں اور اسلامی فقہ ان پیچیدہ مسائل کا حل پیش نہ کرتا ہو۔ ائمہ مجتہدین اور فقہاء نے جس ذکاوت فہم ادراک کے ساتھ دن رات محنت کر کے حالات وکوائف کی روشنی میں اپنے اجتہاد سے مسائل کو حل کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ سائنسی ایجادات انسانوں کے لئے ہیں۔ کیا آج کوئی ٹلیفون' ٹیلیگرام' فیاکس' ٹیلکس' کمپیوٹر' انٹرنٹ' ٹی وی ویڈیو اور الکٹرانکس کی افادیت سے انکار کرسکتا ہے؟ اگر آج کوئی یہ کہے کہ سائنسی ایجادات کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے' یہ اسلام کے خلاف ہے یا اسلامی قوانین وفقہ سے متصادم ہیں' ان تمام چیزوں سے فائدہ اُٹھانا' اُن کو استعمال کرنا حرام ہے تو وہ یقیناً احمق' مجنون' فاتر العقل، فقہی بصیرت سے محروم' قلیل البضاعہ' جاہل' عالم سے بے خبر اور مخبوط الحواس ہے۔

چھری کا کام کاٹنا ہے خواہ سبزی کاٹی جائے یا کسی کا پیٹ پھاڑ دیا جائے۔ اس میں چھری کا قصور نہیں بلکہ استعمال کرنے والے کا قصور ہوگا۔ اگر کوئی فیاکس پر کسی کو گالیاں لکھ کر فیاکس کردے اور فیاکس وصول کرنے والا یہ کہے کہ فیاکس غلط ہے تو یہ اس کے علم کا قصور کہلائے گا کیونکہ فیاکس کا گالی سے کیا تعلق ؟ اخبارات ومیگزنس میں مذہبی صفحات کے ساتھ ساتھ قلمی صفحات اور اچھی بُری خبریں بھی ہوتی ہیں' کیا قلمی صفحات اور بُری خبروں کی وجہ سے کوئی اخبار ومیگزن کے پڑھنے کو ناجائز وحرام قرار دے سکتا ہے؟

دورِ جدید میں ہزارہا سائنسی ایجادات کا ظہور ہورہا ہے جن کا زمانہ نبوی تو کیا سینکڑوں

سال بعد تک انسان کو ان کے نام ونشان کا تصور بھی نہیں تھا۔ ان ایجادات کا ہمارے اسلاف کو گمان تک نہ تھا اور ہم اُن سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں انسان کے لئے سواریوں وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے وہاں اُن کے فوائد ومنافع سے بھی آگاہ فرمایا ﴿وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وِمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وِحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۝ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۝ وَيَخْلُقُ مَالَاتَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل/ ۸) اور اُس نے چوپایوں کو پیدا کیا اُن میں تمہارے لئے گرم لباس ہے اور دوسرے فائدے ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے ہو اور اُن میں تمہارے لئے زینت ہے جب شام کو چرا کر انہیں واپس لاتے ہو اور جب چراگاہ میں انہیں چھوڑنے جاتے ہو اور وہ چوپائے تمہارے وزنی سامان اُٹھا کر ایسے شہر لیجاتے ہیں کہ تم اُس تک جانوں کی مشقت کے بغیر نہ پہنچ سکتے بیشک تمہارا رب نہایت مہربان بے حد رحم فرمانے والا ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تمہاری سواری اور زینت کے لئے اور پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔ (یعنی جو کچھ تم اپنے زمانے میں آرام وآسائش، خورد ونوش اور زیب وزینت کی اشیاء دیکھ رہے ہو ان کے علاوہ میں ایسی چیزیں بھی تخلیق کروں گا جن کا تجھے علم وشعور تک نہیں)

ان جدید تخلیقات میں طیارے، ہیلی کاپٹر، گاڑیاں، لاریاں، میزائل، بمبار طیارے، ریڈار، سامانِ حرب وضرب (جنگی ہتھیار)، الیکٹریشن کا سامان، ٹیلی فون، فیاکس، ٹیلکس، کمپیوٹرز، کیمرے، ٹیپ ریکارڈر، ریڈیو، آڈیو کیسٹ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈیز، وی سی آر، ٹی وی، انٹرنٹ .... وغیرہ نہ جانے کیا کیا حیرت انگیز جدید ایجادات روزانہ ظہور پذیر ہیں جو انسان کے لئے باعث عز وشرف اور موجبِ زیب وزینت ہیں۔

اب ان کے استعمال میں مسلمان کے لئے حکم شرعی کیا ہے؟ یہ کون بتائے؟ ظاہر ہے علمائے کرام اور مفتیانِ عظام کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا۔

آج کا اہم سوال یہ ہے کہ جدید سائنسی ایجادات کا استعمال کیسے کیا جائے کہ اسلامی فقہ کے

خلاف نہ ہو؟ علماء و محققین کو چاہئے کہ مثبت کردار ادا کرتے ہوئے سائنسی ایجادات پر تحقیق کر کے ان کا شرعی استعمال کا طریقہ بتائیں تاکہ اُمت مسلمہ ان ایجادات سے فائدہ بھی اُٹھا سکے اور اس کا استعمال غیر شرعی اور غیر اسلامی بھی نہ ہو۔ عصرِ حاضر کی پیچیدہ مسائل کی فہرست بڑی طویل ہے۔ جدید سائنسی ایجادات کے شرعی استعمال کی نوعیت اور حدود کا تعین کیسے ہو؟ یہ سوال آج کے دور میں فقہی استنباط، اصول، تحقیق اور افتا د و اجتہاد کے شرعی منہاج کا سب سے اہم اور کلیدی نقطہ ہے جب تک اس سوال کو ہم اسلوب اجتہاد اور منہج تحقیق کی اعلیٰ سطح پر بنیادی، اصولی اور کلی حیثیت سے طے نہیں کریں گے ہمیں آئے دن فقہی جزئیات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی نے سائنسی تحقیقات کو اور ایجادات کے استعمال کو یہ کہہ کر استعمال کرنے سے گریز نہ کیا کہ یہ اسلام کے خلاف ہے یا اسلامی قوانین وفقہ سے متصادم ہیں بلکہ اپنی ذہانت اور اجتہاد سے ان ایجادات کے استعمال کو شرعی طریقے پر استعمال کرنے کا سلیقہ، طریقہ بتایا اور اُمت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی۔ وقت کے دھارے سے مسلمانوں کو الگ نہ ہونے دیا۔

ہمارے علمائے کرام آج کے تمام پیچیدہ سائنسی اور فنی مباحث کی گہرائیوں میں اُترنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسا ہی ایک پیچیدہ مسئلہ 'ٹی وی اور ویڈیو' کے استعمال کی شرعی حدود سے متعلق ہے اور اس کتاب میں مضامیں اسی موضوع پر جمع کئے گئے ہیں۔

خیال رہے کہ جن امور پر شریعت نے عام حالت میں بھی مسلمان کو پابند کر رکھا ہے ویڈیو اور ٹی وی پر بھی وہ پابندی برقرار رہے گی یعنی مرد و زَن کا خوشی و غمی، شادی و ماتم، سفر و حضر، اسکول و کالج اور مزار و بازار میں میل جول، اور اختلاط پر ہر حالت میں پابندی ہوگی جس طرح غیر محرم کو عام حالت میں عورت سے تفریح وغیرہ جائز نہیں، اسی طرح ویڈیو کا وی سی آر کے ذریعہ ٹی وی پر دیکھنا بھی درست نہیں، یوں عمومی حالت میں ٹی وی پر خلافِ شریعت افعال کی تائید و توثیق نہیں کی جاسکتی۔

ٹی وی کا رُخ کلیسا کی بجائے بیت اللہ کی طرف، گرجا کی بجائے گنبدِ خضرا کی جانب کر دیا جائے۔ ٹی وی پر قرآنِ کریم، احادیث، مسائل دینیہ، مقالات اسلامیہ اور مضامینِ

سیرت مصطفٰے ﷺ کا نظارہ کریں۔ منٰی، عرفات ومزدلفہ صفاومروہ، حجر اسود کے گرد پروانہ وار مسلمانانِ عالم کی اندازِ عاشقانہ سے متاثر ہوں وہ مساجد سے عظمت اسلام کی گواہی دیں، مزاراتِ اولیاء کی ٹی وی اسکرین پر زیارت سے شاد کام ہوں۔ علماء کرام ومشائخ عظام کی ایمان افروز، روح پرور تقاریر سے مستفیض ہوں، ثنا خوانِ حبیب ﷺ کی نعتوں سے اپنے دامن معصیت کو پاک کریں۔ صلوٰۃ وسلام اور ذکر واذکار سے اپنے قلوب کو منور کریں اور عالمِ وجد میں زبانِ حال سے پکار اُٹھیں **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ**

خدارا عالمِ کفر میں اسلام کی تبلیغ کے لئے ان جدید ذرائع کو حرمت کے فتوؤں میں دفن کرنے کی بجائے حلت کے بم سے غالب آنے کی مساعی فرمایئے۔ ہاں کھلی چھٹی نہ دیں بلکہ مشروط طور پر جواز کی صورتیں پیدا فرمائیں۔

تاریخ گواہ ہے جب بھی کسی فقیہ مثبت عالم نے جدید طریقہ سے خدمتِ اسلام کو اپنایا اس کے موقف پر اظہار خیال کی بجائے منفی فتوے شروع ہوگئے۔ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے جب ہندوستان میں پہلی مرتبہ قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کیا تو اُن پر تحریفِ قرآن کے فتوے لگائے گئے، مگر بعد میں تراجم کی ایسی دوڑ لگی کہ ہر زبان میں کئی کئی ترجمے وجود میں آگئے۔ اسی طرح میرا وجدان کہتا ہے مستقبل قریب میں شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی دامت برکاتہم کی کتاب' ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال' عظیم ماخذ کی حیثیت کا شرف پائے گی۔ غزالیِ زماں مظہر امام احمد رضا راس العلماء حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس تاریخی وعلمی کتاب پر تصدیقی تبرکات کے بعد سرِ تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ ءکار نہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کرم سے نوازتا رہے اور علماء ربّانی کے فیوض وبرکات سے ہمیشہ بہرہ مند رہیں۔

آمین بجاہ سید المرسلین ...... وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ خاتم النبیین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد یحیٰی انصاری اشرفی

الاستفتاء والجواب

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ...... ویڈیو کیمرے کے ذریعے جو تصویریں بنائی جاتی ہیں اس پر حرمت اور شرعی ممانعت کا حکم لگے گا کہ نہیں؟

علمائے کرام کی تقاریر اور بیاہ شادی کے موقع پر تصاویر کا نکالنا اور ویڈیو کیسٹ پر پروگرام کو ریکارڈ کرنا یادگار کے طور پر یا علمائے کرام کی تقاریر سے تبلیغ وہدایت کی نیت سے ویڈیو بنانا جائز ہے کہ نہیں؟

المستفتی محمد اصحاب نبی بخش اشرفی
نائب صدر جمیعۃ الاسلام ڈین ہاگ (ہالینڈ)

اللھم ھدایتہ الحق واصواب

الجواب : مذکورہ بالا سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائل ویڈیو کیمرے کی حقیقت اور نوعیت سے واقف کار نہیں ہے جبھی اس نے اس کو (Photographic Instrument) تصویر کشی کا آلہ سمجھ لیا ہے اور اس کے خیال میں ویڈیو کیسٹ کے فیتے (Ribbon & Flim) میں تصویریں ہوتی ہیں جنہیں ٹی وی کے ذریعہ دِکھایا جاتا ہے حالانکہ تحقیق اس کے خلاف ہے۔ میں نے اس سلسلے میں بذات خود ویڈیو اور ٹی وی کے مسلم وغیرہ مسلم ماہرین (Schlolars) سے رابطہ قائم کیا اور معلومات حاصل کیں۔ تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں چھپتی بلکہ اس کے ذریعہ اس کے سامنے والی چیزوں ریز (RAYS) شعاعوں کرنوں کو ٹیپ کر لیا جاتا ہے۔ ٹیپ ہو جانے کے باوجود جس طرح آواز کی کوئی صورت نہیں ہوئی بلکہ وہ غیر مرئی (Invesible) ہوتی ہیں اسی طرح ان ریز (RAYS) کی بھی کوئی صورت نہیں ہوتی جنہیں دیکھا جا سکے۔

المختصر ویڈیو کیمرے کا کام انہیں غیر مرئی ریز(RAYS) اور آوازوں کو ٹیپ کرنا ہے۔ لہذا اس کو ان فلمی فیتوں (Ribbons & Films) پر قیاس کرنا صحیح نہیں جن میں با قاعدہ تصویریں چھپتی ہیں جو دیکھی بھی جاسکتی ہیں اور جنہیں پردہ سیمین(Screen) پر بڑا(Enlarge) کر کے بھی دکھایا جاتا ہے۔ ویڈیو کیسٹ کے ٹیپ (Magnetic) مقناطیسی ہوتے ہیں جو مذکورہ ریز(RAYS) (کرنوں) کو جذب کر لیتے ہیں پھر جب انہیں ٹی وی کے متعلق کیا جاتا ہے تو ٹی وی ان ریز(RAYS) کو صورت میں بدل کر اپنے آئینے سے ظاہر کر دیتا ہے۔ چونکہ یہ صورت متحرک(Movable) اور غیر قار ہوتی ہے اس لئے اس کو عام آئینوں (Mirrors) کی صورت پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ جب تک آئینے کے روبرو رہے اس میں صورت رہے گی اور ہٹ جانے کی شکل میں ختم ہوجائے گی۔ یوں ہی جب تک ویڈیو کا رابطہ ٹی وی سے رہے گا تصویر نظر آئے گی اور رابطہ منقطع(Disconnect) ہوتے ہی تصویر فنا ہوجائے گی۔ رہ گئی یہ بات کہ مذکورہ رابطہ کرنے کے لئے بھی بٹن وغیرہ کو حرکت میں لایا جاتا ہے تب جاکے صورت نظر آتی ہے تو یہ ایسا ہی ہے کہ با پردہ آئینہ میں پردہ ہٹانے کا عمل ناگزیر ہے ان متحرک وغیرہ قار تصویروں کو پردہ فلم کی متحرک وغیر قار تصویروں کو پردہ فلم کی متحرک وغیر قار تصویروں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا' اس لئے کہ پردہ فلم کی تصویریں درحقیقت جامد وساکن (Astringent) ہوتی ہیں جس کی حرکت محض نگاہوں کا دھوکہ ہے۔ ٹرین پر چلنے والا باہر کے درختوں اور زمینوں کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھتا ہے ویسے ہی پردہ فلم پر جن جامد وغیر متحرک(Astringent & Immovable) تصویروں کو بڑا کر کے دکھایا جاتا ہے ان کے غیر متحرک وجامد ہونے میں کسی کو شک نہیں ہوسکتا۔ ویڈیو کیسٹ کا معاملہ اس کے بالکل برخلاف ہے اس میں کسی طرح کی کوئی تصویر منعکس ہوتی ہی نہیں اور جب اس کے ریز(RAYS) ٹی وی میں پہنچ کر تصویر کی شکل اختیار کرتے ہیں تو وہ

متحرک اور غیر قار ہوتے ہیں۔ اس لئے ٹی وی کی تصویروں کے حقیقی طور پر جامد ہونے کا شبہ تک نہیں کیا جا سکتا۔ اس مقام پر یہ بات بھی خالی از فائدہ نہیں کہ جن پروگراموں کو ویڈیو کیسٹ کے بغیر براہ راست ٹی وی سے نشر کیا جاتا ہے ان میں بھی یہی ہوتا ہے کہ کیمروں اور مشینوں کے ذریعہ انہیں ریز (RAYS) کو ٹی وی ٹاور تک پہنچایا جاتا ہے۔ ٹی وی ٹاور انہیں اکٹھا کر کے ٹی وی بکس کی طرف منتقل کر دیتا ہے پھر وہی صورت ہو جاتی ہے جو ویڈیو کیسٹ کے رابطہ کی صورت میں ٹی وی سے ظاہر ہوتی ہے اور سارے مناظر نظر آنے لگتے ہیں۔ چونکہ یہ آلات جدید ہیں اس لئے مذکورہ بالا تحقیق نہایت ضروری تھی اس تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ویڈیو اور ٹی وی کے استعمال کرنے کا معاملہ بالکل گراموفون' ٹیپ ریکارڈ اور آئینوں کے استعمال کرنے کے معاملے کی طرح ہے جس طرح بالاتفاق گراموفون و ٹیپ ریکارڈ سے ہر وہ بات سنی جا سکتی ہے جس کا سننا ان کے بغیر بھی جائز ہے اور جس طرح آئینے کے اندر ہر اُن چیزوں کو دیکھا جا سکتا ہے جس کا دیکھنا آئینے کے باہر بھی جائز ہے بالکل اسی طرح ویڈیو اور ٹی وی کے ذریعے ہر اس چیز کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے جس کا دیکھنا اور سننا اس کے بغیر بھی جائز ہو۔ رہ گئے وہ امور جن کا دیکھنا اور سننا ناجائز و حرام ہے چونکہ فلم میں جامد و غیر متحرک تصاویر ہی بنیاد ہیں اس لئے ان کو دیکھنے اور سننے کے تعلق سے جائز و ناجائز کا مذکورہ بالا فرق نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر بالفرض کوئی ایسی فلم تیار کی جائے جس میں ایک بھی جاندار کی تصویر نہ ہو اور وہ حرام و ناجائز نغمات و حرکات سے ملوث نہ ہو تو اس کو بھی دیکھنے میں بالاتفاق کوئی مضائقہ نہیں۔ ان تفصیلات کے بعد سائل کے سوال کو سامنے رکھتے ہوئے جواب کی یہ صورت ہوئی کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہذا جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں۔ بیاہ شادی کے موقع

کے وہ جائز مناظر جن کو دیکھنے اور سننے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہ ہو تو ویڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ بھی دیکھے اور سنے جاسکتے ہیں ...... اس صورت میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ آج کل شادی بیاہ میں بے پردگی اور بے حجابی کے سبب عورتیں ہر پروگرام میں پیش پیش نظر آتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں۔ ویڈیو کو ان مناظر سے بچایا جائے۔ اس لئے کہ جس طرح نامحرموں کے سامنے ان کا آنا اور نامحرموں کا اُن کو دیکھنا اور اُن کا گانا سننا حرام وناجائز ہے اسی طرح ٹی وی پر بھی اُن کو دیکھنے اور اُن کے گانے بجانے سننے کا یہی حکم رہے گا۔

علمائے کرام کی تقاریر، نیز دینی ومذہبی پروگرام کی نشرواشاعت کے لئے ویڈیو کا استعمال بالکل جائز ہے بلکہ جن علاقوں میں کوئی گھر ٹی وی سے خالی نہ ہو اور لوگ غیر شرعی پروگرام دیکھ دیکھ کر اپنے اخلاق وکردار کو خراب کر رہے ہوں، نیز ان کے بچے بھی دیکھا دیکھی اسی روش پر چل رہے ہوں، نہایت مناسب عمل ہوگا اگر ویڈیو کے ذریعہ خالص دینی، مذہبی، علمی، اخلاقی پروگراموں کو گھر گھر پہنچا کر اُن کے افکار ونظریات کی اصلاح اور اعمال وافعال کی درستگی کی راہ نکالی جائے اور اس کے ذریعہ تبلیغ وہدایت اور تعلیم واصلاح کا کام انجام دیا جائے۔

اسی طرح اگر ایک طرف لوگوں کو ٹی وی کے صحیح استعمال سے روشناس کرایا جاسکتا ہے تو دوسری طرف عظیم تعمیری کام بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں اور وہ بھی حدود شرع میں رہ کر۔

ھذا ماظھر لی الان ولعل الله یحدث بعد ذلك امر والله تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم فقط

انا الفقیر الی حضرۃ الرب الغنی السید محمد مدنی الاشرفی الجیلانی
جانشین مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

غزالیِ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی
کا تائیدی مکتوب

رئیس المحققین حضرت علامہ سید محمد مدنی الاشرفی الجیلانی دامت معالیہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ ۔ مزاج اقدس ؟

حضرت کا مکتوب گرامی شرف صدور لایا۔ یادفرمائی کا بے حد شکریہ۔ جناب کے ارسال کردہ استفتاء وفتاویٰ کو بغور سُنا' تینوں فتاویٰ حضرت کی فہم وذکاء اور تحقیق وجستجو کا منہ بولتا شاہکار ہیں۔ بے شک جناب کی ذہانت اور استنباط لائق صد ستائش اور قابل تحسین وآفرین ہیں۔ آپ نے جس آسانی سے ایسے مشکل مسائل کو عام فہم انداز میں ڈھال کر حل فرمایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ بزرگانِ دین اور علماء اُمت کے مختلف اقوال کو جس عمدگی سے بیان فرمایا ہے اور جس حسن وخوبی سے نبھایا ہے وہ آپ کی انشراح صدر اور علوم عقلی ونقلی میں مہارت تامہ کا مظہر اتم ہے۔ خصوصاً طرز استدلال اور انداز تحریر باعث رشک ہیں۔

میں ہر سہ فتاویٰ میں آپ سے متفق ہوں۔ بالخصوص ویڈیو کیسٹ' ٹی وی اور فلم کے بارے میں جس قدر عرق ریزی سے جناب نے تحقیق فرمائی اور پھر جس خوبصورتی سے ان حقائق کی روشنی میں جائز وناجائز صورتوں میں امتیاز کرتے ہوئے فتویٰ قلمبند فرمایا وہ قابل تقلید ہے۔ اسی طرح فوٹو کے مسئلے میں بھی حضرت نے علماء اہلسنت کے تمام اقوال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ممنوع اور ناجائز صورتوں کو ممتاز فرما کر آپ نے حق واضح فرمادیا۔

نمازِ عشاء کے اوقات کے سلسلے میں' میں نے بھی ایک فتویٰ مرتب کیا تھا جو پیش خدمت ہے۔

میں بارگاہ عظمت پناہ میں صمیم قلب سے دُعا گو ہوں کہ آپ جیسے اہل علم اور صاحب فہم وذکا حضرات کا سایہ اہلسنت پر تادیر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ آپ کا حامی وناصر ہو۔

والسلام مع الاحترام

سید احمد سعید کاظمی

محقق دوراں فقیہ العصر
علامہ مفتی شریف الحق امجدی کا فتویٰ

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ویڈیو اور ٹی وی پر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ وحضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تصویر اور ایمان لانا دکھایا جا رہا ہے۔ اس کا دیکھنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ علمائے اہلسنت نے فلم کو جائز قرار دیا ہے تو وہ کون کون سی فلم ہے جس کے جواز کا فتویٰ علمائے اہلسنت نے دیا ہے اور تمام علماء کرام کی بارگاہ میں یہ التماس ہے کہ **الفتنة اشد من القتل** کا کیا مطلب ہے؟ مکمل واضح فرما کر جلد سے جلد بحوالہ کتب صحیح جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

جواب : ایسی فلم دیکھنی جس میں صحابہ کرام کے فوٹو ہیں حرام وگناہ ہے۔ صحابہ کرام میں کسی کی کوئی تصویر کبھی نہیں بنی، پھر اس کی فلم کیسے تیار ہوئی۔ ظاہر ہے کہ کسی آوارہ فلم ایکٹر کو حضرت بلال بنایا گیا، کسی کو حضرت حمزہ۔ یہ صحابہ کرام کی کتنی بڑی توہین ہے کہ آوارہ بدکردار ایکٹروں کو صحابہ کرام کے روپ میں پیش کیا گیا، اس لئے ایسی فلم دیکھنی قطعا یقیناً حرام وگناہ ہے۔ سینما کی کوئی بھی فلم ہو اس کا دیکھنا ناجائز وگناہ ہے اس لئے کہ اس کی فلم میں تصویریں ہوتی ہیں۔ ویڈیو کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اور جو جواز کے قائل ہیں وہ بھی صرف اسی حد تک کہ جو منظر ہو فی نفسہٖ جائز ہو، مثلاً کوئی مرد خبر سنا رہا ہے، تقریر کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر عورت کا عکس ہو تو مطلقاً ناجائز، اگرچہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہو، نعت پڑھ رہی ہو۔ اسی طرح ناچ گانا باجہ وغیرہ کا دیکھنا سننا حرام وگناہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اصل جس کا

جائز اس کا عکس بھی دیکھنا جائز ہوگا اور اصل حرام تو عکس بھی حرام۔ یہی تفصیل سننے میں بھی ہے۔ وہ بھی انہیں علماء کے نزدیک جو ویڈیو کیسٹ میں تصویر نہیں مانتے ورنہ مطلقا ناجائز خواہ مرد ہی کا عکس ہو خواہ وہ دینی تقریر کر رہا ہو خواہ کسی حاکم کسی پیر کا عکس ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفتنة اشد من القتل کا مطلب یہ ہے کہ مذہب اور مسلمانوں کے خلاف شورش بر پا کرنا قتل سے زیادہ سخت ہے اس لئے کہ قتل محدود رہ جاتا ہے اور شورش کبھی کسی پوری بستی پورے ملک کو اور دُنیا کو تباہ کر دیتی ہے۔

محمد شریف الحق امجدی

دارالافتاء اشرفیہ مبارکپور۔ ۹ صفر ۱۴۰۶ ہجری

ماهنامه' الاشرفيه كراچى

ماہنامہ' الاشرفیہ کراچی کے ایڈیٹر نے اپنے شمارے ڈسمبر ۱۹۸۶ء میں صفحہ ۳۶ پر' ٹیلی ویژن اور ویڈیو کیسٹ کی شرعی حیثیت' والے مضمون پر یہ کیپشن تحریر فرمایا ہے۔

''حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں مدظلہ العالی کا تعلق خانوادہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف سے ہے موصوف محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی قدس سرہ' کے لائق فرزند ہیں۔ اپنی مفکرانہ اجتہادی فکر اور مبلغانہ سعی و کوشش کی بنا پر عالمی شہرت رکھتے ہیں' زیر نظر مضمون آپ نے ایک استفتاء کے جواب میں قلم بند فرمایا ہے۔ ہند و پاک کے جلیل القدر علماء نے اس کی تائید و توثیق فرمائی ہے بالخصوص غزالی دوراں' رازی زماں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی قدس سرہ کی تائید و توثیق کے بعد یہ سمجھنا بالکل بجا ہوگا کہ یہ مسئلہ ہی حل ہو گیا ہے۔

ماہنامہ' الاشرفیہ کراچی ڈسمبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۳۹

'' مولانا مدنی میاں کے اس فتوے کی تائید ہندوستان کے مفتی شریف الحق امجدی صاحب' ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار کے مفتی عبدالواحد صاحب اور دارالعلوم غریب نواز الہ آباد کے مفتی شفیق احمد صاحب مدظلہم العالیہ نے بھرپور طریقے سے کی ہے اور پاکستان کی مشہور علمی شخصیت حضرت مولانا احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان نے (حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کو رئیس المحققین کے خطاب سے نواز کر) تائیدی مکتوب تحریر فرمایا ہے (جو اس کتاب کے صفحہ ۱۰ پر موجود ہے)

بحرالعلوم علامہ سید شاہ حبیب اللہ قادری رشید پاشاہ

عالمِ اسلام کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد کے سابق امیر و شیخ الجامعہ اور صدر مصحح دائرہ المعارف حیدرآباد' بحرالعلوم حضرت علامہ سید شاہ حبیب اللہ قادری رشید پاشاہ نے بھی ایک مضمون بعنوان 'تصویر و فوٹو اور ٹی وی و ویڈیو اور اُن کا حکم شرعی' رقم فرمایا' اس مضمون کا بھی ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں :

'بہرحال ان جدید ایجادات کو ناجائز و حرام نہیں کہا جاسکتا۔ اور ان کے استعمال سے بالکلیہ نہیں روکا جاسکتا۔ اور نہ صحیح استعمال کو ممنوع قرار دیا جاسکتا ہے۔ اصولی طور پر فرضیت یا حرمت کے ثبوت کے لئے دلیل قطعی درکار ہے اور جس طرح ایک حرام کو حلال قرار دینا اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ کفر کی حد کو پہنچا دیتا ہے اسی طرح ایک حلال کو حرام قرار دینا بھی اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے' (روزنامہ سیاست (حیدرآباد) ۱۲/ جون ۱۹۸۵ء)

﴿ موجودہ شیخ الجامعہ (جامعہ نظامیہ) مفکر اسلام علامہ مفتی خلیل احمد بھی ویڈیو اور 'ٹی وی کے شرعی استعمال' کو جائز قرار دیتے ہیں چنانچہ آپ کے تاریخی مفکرانہ خطبات 'خطباتِ دکن' ویڈیو کیسٹس' سی ڈیز اور کیمروں میں محفوظ و مقید ہیں ﴾

حضرت علامه جلال الدین حسامی کامل

حضرت علامہ جلال الدین حسامی کامل جانشین حضرت محمد حسام الدین فاضل رحمۃ اللہ علیہ نے ’ٹی وی اور ویڈیو کا فقہی جائزہ‘ کے عنوان سے ایک دقیع مضمون تحریر فرمایا اس میں سے ایک اقتباس حاضر خدمت ہے :

’ اور جیسے ریڈیو سے صرف خبریں یا قرأت یا اصلاحی اور جائز تقاریر سن لینا بُرا نہیں‘ ویسے ہی ٹی وی اور ویڈیو سے بھی ایسی چیزیں اور غیر ممنوع مناظر دیکھ لینا جائز پایا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ ٹی وی کو بھی مشروط طور پر دیکھنا اسی طرح جائز ہے جس طرح مشروط طور پر دو یا تین یا چار بیویوں کو وقت واحد میں رکھنا جائز ہے‘

مذکورہ بالا اقتباس میں‘ مذکورہ علمائے ملت اسلامیہ اور اکابرین اہلسنت کے بارے میں یہ گمان کرنا کہ وہ ٹی وی کے مذکورہ استعمال کو ناجائز وحرام سمجھ کر ایسا کرتے ہیں‘ میرے خیال میں قابل مذمت اور بدترین سوءظنی کا مظاہرہ ہے۔ لہذا ان کی عظمت شان سے جو بات میل کھاتی ہے وہ یہی ہے کہ ان کے نزدیک ٹی وی کا مشروط استعمال بالکل جائز ہے۔

پاکستانی ٹی وی پروگرامس پر ماهنامه المیزان کا تبصره

’ٹی وی کے پروگرام کے بارے میں احباب نے بتایا کہ دورِ بھٹو میں ہماری اخلاقی قدروں کو پامال کرنے کے لئے ٹی وی بھی اہم رول ادا کر رہا تھا جب بٹن آن کرتے تو رقص وسرور کے اخلاق سوز مناظر سامنے آتے تھے‘ لیکن اِدھر دس سال سے جنرل ضیاءالحق کی حکومت نے جہاں بہت سی بے راہ رویوں کو لگام دی ہے ذرائع ابلاغ

کے اس اہم ترین شعبہ ٹیلی ویژن کو بھی تہذیبی واخلاقی فریم میں فٹ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اب پاکستان ٹی وی فحاشی اورعریانیت کی بجائے اخلاقی' روحانی ودینی اساس پر پروگرام پیش کرتا ہے اب لوگ اپنے ٹی وی کے ذریعہ علمائے کرام کے بیانات' شرعی مسائل اور دین ودنیا کی بھلائی کے موضوعات سنتے ہیں۔ ہماری نئی نسل اورمعصوم بچے جن پر ٹی وی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اب ان کے ذہن وفکر' دل ودماغ میں اسلامی واخلاقی اقدار کے لازوال نقوش بھی ابھرتے ہیں۔ صحیح سمت میں پاکستان ٹی وی کی ترتیب وترسیل ہی کا نتیجہ ہے کہ مذہبی جماعتیں مذہبی پروگرام پر چھاجانے کے لئے تگ ودوکرتی نظر آرہی ہیں۔

جماعتِ اسلامی' جمیعۃ العلماء اسلام' اہلِ حدیث اوراہلِ تشیع کے ساتھ ساتھ سوادِاعظم کے اکابرین بھی ٹی وی پرخطابات کرتے ہیں' دین وشریعت پیش کرتے ہیں۔

ضیاءالامت علامہ جسٹس پیرمحمد کرم شاہ الازہری' حضرت علامہ عبدالمصطفے ازہری اشرفی صاحبزادہ حضرت صدرالشریعہ علامہ امجدعلی صاحب اعظمی (مصنف بہارشریعت)' حضرت علامہ سیدمحموداحمد رضوی اشرفی (صدرمرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور)' حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی اشرفی سربراہ اعلیٰ جامعہ نعیمیہ' حضرت علامہ مفتی غلام سرورقادری' حضرت علامہ مفتی مختاراحمد نعیمی اشرفی (صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی احمد یارخان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت علامہ حکیم سیدخلیل احمد قادری اشرفی سربراہ اعلیٰ جامعہ حسنات العلوم لاہور' حضرت علامہ فضل کریم قادری رضوی (صاحبزادہ محدث اعظم پاکستان علامہ سرداراحمد صاحب قادری رضوی) حضرت علامہ ابوالحسن حقانی اشرفی صاحب' حضرت علامہ مفتی جسٹس شجاعت علی صاحب' حضرت علامہ مفتی ظفرعلی نعمانی صاحب اور بہت سے اکابرین اہلسنت باضابطہ ٹی وی پروگراموں میں آتے ہیں اوراہلسنت سواداعظم کی باقاعدہ نمائندگی کاحق اداکرتے ہیں۔ (ماہنامہ المیزان اکتوبر ۱۹۸۶ء)

حضرت اویس رضا قادری کے ٹی وی پر نعتیہ محافل اور تبلیغِ اسلام

حسان العصر شاعر خوش الحان حضرت اویس رضا قادری اب عالمِ اسلام کی مشہور ترین شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ہندو پاک بلکہ دُنیا کے بیشتر مما لک میں اپنے لحنِ داؤدی کے ذریعہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا نعتیہ کلام 'حدائق بخشش' پیش فرماتے ہیں۔ ٹی وی پر حضرت اویس رضا قادری کی نعتیہ محافل سے رُوحانی کیف وسرور کا سماں پیدا ہو رہا ہے۔ حضرت اویس رضا کی رُوح پرور نعت سن کر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے سامعین کے دِلوں میں عشقِ رسالت کے چراغ روشن ہوتے ہیں اور عالمِ تصور میں روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرتے ہیں۔ حضرت اویس رضا قادری کی شیریں آواز سے غیر متعارف حلقوں میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا کما حقہٗ تعارف اور حدائق بخشش کو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اب دُنیا کے گوشہ گوشہ میں کلامِ رضا کی دھوم مچی جا رہی ہے اور سب کی زباں پر کلامِ رضا گنگنایا جا رہا ہے۔ ٹی وی پر حضرت اویس رضا کی نعتیہ محافل سے ماحول میں خوشگوار تبدیلی واقع ہوئی ہے جس سے بد مذہب عناصر کے حلقوں میں سنسنی اور کہرام مچ چکا ہے۔ باطل فرقے اب الجھن کا شکار ہو چکے ہیں۔ ٹی وی پر حضرت اویس رضا قادری کو سننے کے بعد وجد کے عالم میں یہ اعتراف کرنا ہی پڑے گا :

مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم　　　جس سمت آ گئے سکّے بٹھا دیئے

حضرت اویس رضا قادری کی نعتیہ کیسٹس اور سی ڈیز اب لاکھوں بلکہ کڑوڑوں کی تعداد میں دُنیا میں پھیل چکی ہیں۔ سنسان سڑک ہو یا گنجان آبادی' مصروف ترین بازار ہو یا پُرسکون رہائشی علاقہ ...... اِدھر جاؤں یا اُدھر جاؤں ہر جگہ حضرت اویس رضا قادری کی گونج سنائی دیتی ہے۔ نعتیہ کلام یقیناً قلبِ مومن کی دُنیا بدلتا ہے۔

یہی رُوح کی غذا اور زباں کا ذائقہ ہے۔ نعتیہ کلام سے عشق و محبتِ رسول ﷺ میں اضافہ ہوتا ہے۔ عقیدہ میں پختگی، روح میں بالیدگی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔

سائنسی ایجادات خصوصاً ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال کے سلسلے میں حضور شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کا فتویٰ اہلسنت و جماعت کی رہنمائی نہ کرتا تو حضرت اویس رضا قادری کی خدمات کا دائرہ تنگ و محدود ہو کر رہ جاتا۔

حضرت اویس رضا قادری کی مقبولیت یقیناً حضور شیخ الاسلام کی عطا ہے جو انہوں نے فتوے سے بھرپور استفادہ فرماتے ہوئے ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال کیا ہے۔ حضرت اویس رضا قادری اگر پردۂ ٹی وی (Screen) پر نظر آرہے ہیں تو پردۂ ٹی وی کے پیچھے (Background میں) حضور شیخ الاسلام کا فتویٰ ہے جو ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی جواز پیش کر رہا ہے۔ بلاشبہ ایک وسیع النظر عالم اور فقیہ کے فتوے سے سارا عالَم مستفید ہو رہا ہے۔ یقیناً وہ مخبوط الحواس اور فقہی بصیرت سے محروم ہے جو سائنسی ایجادات سے فائدہ اُٹھانے اور اُن کے استعمال کو حرام قرار دیتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ٹی وی پر تقاریر اور ویڈیو سی ڈیز

دورِ حاضر کے عظیم اسلامی مفکر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، اسلام کے مذہبی و روحانی، تاریخی و اخلاقی، قانونی و شرعی، سیاسی و سماجی، معاشی و اقتصادی، سائنسی اور تقابلی مطالعے جیسے موضوعات پر جدید الکٹرانک میڈیا سے استفادہ کرتے ہوئے ٹی وی پر ہزاروں لکچرز دیئے ہیں۔ پروفیسر صاحب کی 1000 سے زائد کتب عربی، انگریزی اور اردو میں منظر عام پر آچکی ہیں جب کہ 500 سے زائد مسودات طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔

پروفیسر طاہر القادری کے اساتذہ میں مولانا ضیاء الدین مدنی اشرفی اور غزالیِ زماں

علامہ سید احمد سعید کاظمی (شاگردِ رشید حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی مرادآبادی) جیسے عظیم المرتبت علماء شامل ہیں۔ مولانا ضیاء الدین مدنی اشرفی اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی مرادآبادی دونوں ہی شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت امام العارفین شبیہ غوث الثقلین محبوب ربّانی سید شاہ علی حسین اشرفی میاں جیلانی قدس سرہٗ کے خلیفہ ہیں ...... اس طرح پروفیسر طاہر القادری کو اپنے دونوں اساتذہ کے ذریعہ خانوادۂ اشرفیہ کا علمی ورُوحانی فیض حاصل ہوا ہے۔ حضور شیخ الاسلام کے والدِ محترم مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک ایسے جلسہ میں جس میں دیڑھ دوسو جید علماء اور دانشورانِ عصر موجود تھے اور عوام کا ایک جم غفیر تھا اُس اجلاس میں علامہ سید احمد سعید کاظمی کو غزالی زماں کے خطاب سے نوازا۔ حضور محدث اعظم ہند اور خانوادۂ اشرفیہ سے محبت وعقیدت کے سبب حضرت غزالیِ زماں اور حضور شیخ الاسلام کے مستحکم روابط قائم رہے۔

حضرت غزالیِ زماں نے حضور شیخ الاسلام کے فتاویٰ کی بھرپور تائید وحمایت فرماتے ہوئے 'رئیس المحققین' کے لقب سے یاد فرمایا۔ یہ وہ زمانہ تھا جس وقت ڈاکٹر طاہر القادری اپنے استاذ غزالیِ زماں سے تحصیلِ علم فرمارہے تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کو غزالیِ زماں نے نہ صرف سندِ علم عطا فرمایا بلکہ حضور شیخ الاسلام کا تاریخی فتویٰ بھی عطا فرمادیا، جس سے روفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری بھرپور استفادہ فرمارہے ہیں۔ آج پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے لاکھوں بلکہ کروڑوں ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز دُنیا کے بیشتر ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ ویڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر اور انٹرنٹ کے شرعی استعمال کی بدولت آج تحریک منہاج القرآن کا نیٹ ورک دُنیا کے 80 سے زیادہ ممالک میں قائم ہے۔ بلا جھجھک وتردّد یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ پروفیسر طاہر القادری کی شخصیت کو نکھارنے اور عالمگیر بنانے میں حضور شیخ الاسلام کے فتوے نے رہنمائی کی ہے۔

QTV پر علمائے اہلسنت کے مذہبی بیانات اور شرعی مسائل

QTV عصرِ حاضر میں اسلام اور سنیت کی عظیم خدمات انجام دے رہا ہے۔ اخلاقی، روحانی و دینی اساس پر پروگرام پیش کر رہا ہے اب لوگ اپنے ٹی وی کے ذریعہ علمائے کرام کے بیانات، شرعی مسائل اور دین و دنیا کی بھلائی کے موضوعات پرُسن رہے ہیں۔ ذہن و فکر، دل و دماغ میں اسلامی و اخلاقی اقدار کے لازوال نقوش بھی اُبھر رہے ہیں۔ بہت سے اکابرین اہلسنت باضابطہ QTV پروگراموں میں آتے ہیں اور اہلسنت سواد اعظم کی باقاعدہ نمائندگی کا حق ادا کرتے ہیں۔ چند قابلِ ذکر علمائے کرام حسب ذیل ہیں :

پروفیسر پیر سید مظہر سعید کاظمی (شہزادۂ غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی)
علامہ غلام حسن قادری (مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور)
مولانا کوکب نورانی اُوکاڑوی
مولانا مفتی عباس رضوی
پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن
مفکر اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی اشرفی
حضرت علامہ مفتی ابراہیم قادری
علامہ مفتی محمد یار خاں قادری اشرفی
حضرت علامہ سید تراب الحق قادری
حسان العصر حضرت اویس رضا قادری
مولانا محمد اکمل قادری عطاری

QTV پر حضرت اویس رضا کی نعتیہ محافل سے ماحول میں خوشگوار تبدیلی واقع ہوئی ہے جس

سے بدمذہب عناصر کے حلقوں میں سنسنی اور کہرام مچ چکا ہے۔ QTV کی وجہ سے باطل فرقے اب الجھن کا شکار ہو چکے ہیں۔ دُنیائے وہابیت میں QTV کی وجہ سے تہلکہ مچ چکا ہے اور QTV کے خلاف بدعقیدہ عناصر کے جذبات بھڑک رہے ہیں۔ QTV قصرِ وہابیت کی بنیادوں کو ڈھانے والا چینل ثابت ہو رہا ہے۔ وہابیت لرزہ باندام ہے اور اپنا فکری دائرہ تنگ ہوتا ہوا محسوس کر رہی ہے۔ QTV پر علمائے اہلسنت و جماعت کی دینی خدمات قصرِ وہابیت پر بم ثابت ہو رہی ہیں۔

سائنسی ایجادات اور فقہی بصیرت

مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی۔ خطیب جامع مسجد محمدی گشن باغ حیدرآباد

سائنس نے مادی ترقی کے میدان میں جو حیرت انگیز ایجادات کی ہیں اُس کی تاریخ بھی بڑی منفرد ہے۔ مشہور محقق P.N. Joshy اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ریل گاڑی کو جب پہلی مرتبہ سرزمینِ ہند پر وجود بخشا گیا تو ہندوستان کے بیشمار دیہاتی اُس کی چال ورفتار پر ششدر رہ کر اس کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے۔ جب ہندوستان میں سب سے پہلے برقی کا استعمال کیا گیا تو بیشتر دیہاتوں سے آواز اُٹھنے لگی کہ حکومت ہمیں موت کے گھاٹ اُتارنے کے لئے کرنٹ کے تار بچھا رہی ہے۔ علم و عقل کی ارتقاء سے قبل ناخواندہ دیہاتی انسان، عصری ایجادات کو سمجھنے سے قاصر رہا لیکن سائنس نے اپنے حیرت انگیز تحقیقی میدان میں وہ گل کھلائے کہ آواز کو تک مقید کرلیا گیا اور دُور و نزدیک کے انسانی فاصلوں کو سمیٹ کر آواز کے فاصلوں کو ایک دوسرے کے کان سے منسلک کر دیا گیا۔ فضاؤں میں تیز رفتار طیاروں نے انسانی سفر کو آسان کر دِکھایا۔ عقلِ انسان کی ارتقاء اور ان سائنسی ایجادات کی ایجاد سے قبل ان کے تخیل کو کسی کے سامنے پیش کیا جاتا تو ممکن تھا کہ کم عقل انسان ان باتوں کو افسانہ سے بڑھ کر کچھ اہمیت نہ دیتا۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام اعظم ثانی محی الحنفیت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ ٗ کو علمِ فقہ میں جو مقام و مرتبہ اور کمال ودیعت ہوا تھا وہ بہت کم علماء کو حاصل ہوا ہے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ اُن کے معاصرین میں اُن کا کوئی سہیم و نظیر نہ تھا۔ فاضل بریلوی کے کمالات علمیہ میں سے عظیم الشان فقہی مقام کا تصور کیجئے کہ جب دُنیا میں پہلی مرتبہ کاغذی نوٹ کا چلن شروع ہوا تو عالمِ اسلام میں تہلکہ مچ گیا۔ کاغذی نوٹ کے استعمال کے جواز اور عدم جواز' اس پر زکوٰۃ کے جائز اور ناجائز ہونے پر بحثیں ہونے لگیں۔ دیوبندی عوام جب اپنے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی سے رجوع ہوکر اس مسئلہ میں دریافت کی تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ مسئلہ پیچیدہ اور بندے کے نزدیک زیرِ غور ہے۔ علمائے عرب جب اسی مسئلے میں فاضل بریلوی سے رجوع ہوئے تو آپ نے کاغذی نوٹ کے چلن کے جواز میں رسالہ '**كفل الفقيه الفاهم فى قرطاس ودراهم**' تحریر فرمایا اور کاغذی کرنسی کے چلن کو جائز قرار دیتے ہوئے عالمی سطح پر پہلا فتویٰ جاری فرمایا۔

الغرض زمانہ کروٹ لیتا ہے ﴿**تلك الايام نداولها بين الناس**﴾ عصری ایجادات نے پھر عالمِ اسلام کے سامنے ایک سوال چھوڑا کہ الکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلامی تبلیغ جائز ہے یا ناجائز؟ اس کے شرعی جواز پر حضور شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المحققین نائب غوث الثقلین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی دامت برکاتہم نے اپنی روحانی بصیرت و فقہی بصارت سے اسلام کی آفاقی ضرورت' دینی دعوت کے تقاضے اور اُن کی اہمیت' اور یہود و نصاریٰ کی الکٹرانک میڈیا کے ذریعہ فتنہ انگیزیوں کے منہ توڑ جواب کے لئے الکٹرانک میڈیا کے استعمال کو عالمی سطح پر سب سے پہلے جائز قرار دے کر علماء و واعظین عظام' مفتیان کرام و محدثین' مدرسین و نعت خوان حضرات کو الکٹرانک میڈیا کے استعمال کا حوصلہ بخشا۔

آج کے دور میں اگر کوئی ’ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال‘ کو حرام قرار دے تو وہ یقیناً بے توقیر اور ذہنی طور پر ناخواندہ دیہاتی کے مثل پسماندہ ہے۔

زمانہ ہم سے، جو ہر ہم دِکھائی دیتا ہے   ہماری بات میں کچھ دَم دِکھائی دیتا ہے

مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی

(چیف قاضی ادارۃ شرعیہ کرناٹک۔ بنگلور) کا ایک اہم فتویٰ

ٹی وی پر اسلامی تعلیمات جائز یا ناجائز ؟

سوال : آج جب کہ ریڈیو کی جگہ ٹیلی ویژن گھر گھر پہنچ گیا ہے جس میں مختلف چینلوں کے ذریعہ طرح طرح کے پروگرامس آتے ہیں اور اچھے بُرے ہر طرح کے مناظر دِکھائے جاتے ہیں، بوڑھے بزرگوں میں بھی بہت کم ایسے متقی اور پرہیزگار لوگ ہوں گے جو کم سے کم خبروں کے لئے اس کا استعمال نہ کرتے ہوں، کچھ چینلز ایسے بھی ہیں جن کے ذریعہ خالص اسلامی پروگرامس دِکھائے جاتے ہیں، تو کیا ٹی وی میں ان پروگراموں کو دیکھا جا سکتا ہے؟ اور اسلام کی بھی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے ٹیلی ویژن کا استعمال کیا جا سکتا ہے؟ بعض علماء یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اس میں جاندار کی تصویریں ہوتی ہیں، اس لئے ٹی وی میں ان خالص اسلامی پروگراموں کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ غلام مختار قادری خطیب و امام مسجد درگاہ حضرت کمبل پوش بنگلور

جواب : استفتاء میں سائل کے الفاظ ’کیا اسلام کی بھی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے ٹی وی کا استعمال کیا جا سکتا ہے؟‘ سے صاف و واضح ہے کہ سائل یہاں یہ معلوم کرنا نہیں چاہتا ہے کہ ٹی وی خرید کر لانا اور اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ بلکہ وہ یہ جاننا ہے کہ آج لوگ دُنیاوی تعلیمات حاصل کرنے بلکہ شعوری یا لاشعوری طور پر بعض

خلاف اسلام پروگرام دیکھنے اور سننے میں بھی اس کا استعمال کر رہے ہیں، البتہ وہ یہاں صرف یہ جاننا چاہتا ہے کہ اگر کسی چینل سے ایسا پروگرام پیش ہو رہا ہے جو خالص دینی تعلیمات پر مبنی ہے تو ٹی وی پر اس پروگرام کے دیکھنے اور سننے کو ٹی وی کی خرید وفروخت اور اس کے استعمال کے عام کرنے میں کوئی دخل نہیں ہے، اس خالص دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام کو دیکھا نہ جائے اور اس سے اسلامی تعلیمات حاصل نہ کی جائیں تو بھی جو لوگ دُنیاوی تعلیمات حاصل کرنے بلکہ شعوری یا غیر شعوری طور پر بعض خلاف اسلام پروگرام سننے اور دیکھنے میں اس کا استعمال کر رہے ہیں، وہ کرتے ہی رہیں گے۔ الغرض ! سائل کا سوال ٹی وی خرید کر لانے اور اس کا استعمال عام کرنے کے تعلق سے نہیں ہے بلکہ صرف اس بات سے ہے کہ کسی چینل سے خالص دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام ہو رہا ہو تو اُسے دیکھا اور سنا جا سکتا ہے یا نہیں؟

یہاں اس سوال پر مجھے بخاری شریف کی وہ حدیث یاد آ رہی ہے جس میں کوفہ کے ایک شخص نے حادثہ کربلا کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مچھر مارنے کے سلسلہ میں استفتاء کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس طرح کا سوال ایسے ہی اشخاص سے متعلق ہو سکتا ہے جو انسانی خون تک بہانے میں دریغ نہ رکھتے ہوں۔

جاندار کی تصویر بنانا بلا شبہ حرام ہے۔ احادیث میں اس پر سخت وعیدیں بھی آئی ہیں، مگر تصویر بنانا دوسری چیز ہے اور دیکھنا دوسری چیز۔ ٹی وی پر پروگرام دیکھنے والوں کے لئے تصویریں بنانا ضروری تو نہیں۔ وہ تو بنائے بغیر بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ جو علماء ٹی وی پر خالص دینی پروگرام بھی دیکھنے کو ناجائز بتاتے ہیں اور اس کے ناجائز ہونے کی علت تصویر دیکھنے کو قرار دے رہے ہیں، تو کیا وہ اسی بنیاد پر لغت اور طب کی باتصویر کتابیں بلکہ بالعموم اخبارات کا دیکھنا اور پڑھنا بھی حرام قرار دیں گے؟ کیا وہ علماء تصویر کی وجہ سے پاسپورٹ اور ویزہ حاصل کرنے، بینک میں اکاونٹ کھلوانے

بلکہ ڈرائیونگ لائسنس تک بنوانے کو بھی ناجائز وحرام سمجھ کر اس سے خود بھی احتراز کر رہے ہیں؟ اور عام مسلمانوں کو اس ناجائز کام سے بچنے کا فتویٰ دیتے ہیں؟ کیا خود ان علمائے اصاغر، معاصرین بلکہ بیشتر اکابر کی نوع بنوع تصویروں سے آئے دن اخبارات کے صفحات سجائے نہیں جاتے ہیں؟

جب وہ علماء اخبارات اور لغت وطب کی باتصویر کتابیں دیکھنے اور پڑھنے کو حرام قرار نہیں دیتے ہیں، پاسپورٹ اور ویزہ حاصل کرنے، بینک میں اکاونٹ کھلوانے اور ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کو ناجائز وحرام ٹھہرا کر مسلمانوں کو اس سے بچنے کا فتویٰ نہیں دیتے ہیں، بلکہ خود بھی اس سے احتراز نہیں کر رہے ہیں، تو کیا صرف خالص اسلامی تعلیمات پر مبنی ٹی وی پروگرام ہی ان کے فتاویٰ کا مشق ستم بننے کے لئے ہے؟ آج وہ لوگ جو نہ تو اسلامی تعلیمات سے صحیح طور پر واقف ہیں، نہ ہی اُن کو اس کی چنداں فکر یا موقع ہے، وہ ٹی وی پر شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلام مخالف پروگرام دیکھ کر متاثر ہو رہے ہیں، ان کے ذہن وفکر کی تطہیر کے لئے کون سا ایسا مؤثر ذریعہ ہے جو اس کا بدل بن سکے؟ فقہ وافتاء کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب دو مصیبتیں درپیش ہوتی ہیں تو بڑی مصیبت سے بچنے کے لئے مجبوراً چھوٹی مصیبت کو گلے لگا لے۔

بہر کیف جو چینل دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام نشر کرتا ہے، ٹی وی پر اُس کے اِس دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام کو دیکھنا، سننا اور اُس سے اسلامی تعلیمات حاصل کرنا موجودہ حالات میں نہ صرف جائز بلکہ نہایت مستحسن ہے۔ (ماہنامہ جامِ نور ڈسمبر ۲۰۰۴ء)

ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر
ایک نئی صبح کا آغاز

مولانا خوشتر نورانی
نبیرۂ رئیس القلم علامہ ارشد القادری

انیسویں صدی کے نصف آخر میں ٹیلی ویژن کی ایجاد کے بعد انفارمیشن ٹکنالوجی میں کمپیوٹر ایک ایسی ہمہ جہت حیرت انگیز ایجاد ہے جس نے پوری دُنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے' اور اس تنہا ایک مشین کے ذریعے آج ہزاروں کام انجام پا رہے ہیں' یہ ہزاروں افراد کے کام تنہا برق رفتاری سے انجام دے سکتا ہے اور دے رہا ہے آج دُنیا کا کوئی بھی شعبہ اس کے وجود کے بغیر نامکمل اور مفلوج تصور کیا جاتا ہے۔ آج ہم اس کے ذریعے گھر بیٹھے دُنیا کی ہزاروں معلومات حاصل کر رہے ہیں اور اپنے کارناموں سے دُنیا کو متعارف کروا رہے ہیں۔ کل تک جو کام ٹی وی' ریڈیو' فون' فیکس' ٹیلکس' وی سی آر اور ٹیپ ریکارڈ سے الگ الگ لئے جاتے تھے' آج تنہا کمپیوٹر نے ان تمام چیزوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنٹ کی ایجاد نے جہاں آج انسانی زندگی کو ترقیات کی منتہائے کمال پر پہنچا دیا ہے وہیں آج اس کے ذریعے فواحش کی اشاعت اور جرائم کے نت نئے انداز وجود میں آ رہے ہیں' ہم اگر اس پر اسلامی معلومات حاصل کر سکتے ہیں' علماء کو دیکھ سکتے ہیں اور ان کے رُوح پرور بیانوں کو سن سکتے ہیں' تو اسی پر دُنیا کی بیشمار عورتوں کی ننگی فلمیں اور جنسی مناظر بھی دیکھے جا سکتے ہیں' اس کے ذریعے اگر نعتِ پاک سنی جاتی ہے تو اسی کے ذریعے فحش گانے بھی سنے جا سکتے ہیں' اس کے ذریعے اگر ہم ایمان و عقیدے کی دولت بانٹتے ہیں تو اسی کمپیوٹر کے ذریعے گھر بیٹھے بینکوں میں ڈکیتی بھی کی جا رہی ہے۔ ایسے 'عفریت' کو آج ہمارے علماء

وفضلاء نہ صرف اپنے گھروں میں جگہ دے رہے ہیں بلکہ ان کے مدارس میں اس کا وجود اُن کے لئے باعثِ افتخار بنا ہوا ہے۔ یہ بابرکت ہستیاں اس کے وجود کو '**الاصل فی الاشیاء اباحه**' (ہر چیز کی اصل مباح ہے) کی آڑ میں امت مسلمہ کے لئے بھی خیر وبرکت متصور کررہی ہیں۔ یہ علماء اس سے اسلام کی اشاعت کا کام لے رہے ہیں' اس پروہ فحش گانے سن کر اپنے دِلوں کو مردہ نہیں کررہے ہے بلکہ مدح سرکار دو جہاں ﷺ سے اپنی رُوحوں کو نیاز مندی کے آداب سکھارہے ہیں' اس پر وہ جنسی مناظر دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جرأت عصیاں کی دعوت نہیں دیتے بلکہ اپنی چشم بینا کو جاندار وغیر جاندار تصاویر پر مبنی اسلامی علامات وشعار کے مشاہدے کا خوگر بناتے ہیں ...... آپ کے اس قول مستند سے کسے انکار کی ہمت ہے؟ مگر ہمیں یہاں یہ سوال کرنے کی اجازت دی جائے '**الاصل فی الاشیاء اباحه**' (ہر چیز کی اصل مباح ہے) کے سہارے جب کمپیوٹر ہمارے لئے باعثِ خیر وبرکت ہوسکتا ہے تو پھر ٹیلی ویژن کو ہی اس زمرے سے خارج کیوں رکھا گیا ہے؟ جب کہ یہ کمپیوٹر کی ہمہ گیریت کا عشر عشیر بھی نہیں' صرف ناموں کے افتراق سے کمپیوٹر پر الطاف وعنایات اور ٹی وی سے بیزاری کیوں؟ ہم اس کے افادی پہلوؤں کو اپنا کر اس سے تبلیغ واشاعتِ دین کا کام کیوں نہیں لے سکتے؟ آخر یہ ہمارے عتاب کا شکار کیوں ہے؟

یہی حالات اخبارات ورسائل کے بھی ہیں۔ آج ہمارے علماء' ملِّی' ملکی اور سیاسی حالات سے آشنائی کے لئے ہندی' اردو اور انگریزی اخبارات کا مطالعہ اپنے لئے ناگزیر سمجھتے ہیں' مگر جہاں اس میں ملکی وقومی اطلاعات شائع ہوتی ہیں وہیں فلموں اور بے حیائی پر مبنی تصاویر اور اطلاعات بھی رہتی ہیں' مگر یہ تو ہماری طبیعت پر منحصر ہے کہ ہماری آنکھیں اطلاعات کے بین السطور سے ہمارے دِل ودِماغ میں ملّی وقومی شعور پروان چڑھاتی ہیں یا پھر ہمیں جنسی تسکین کا سامان فراہم کرتی ہیں؟ مگر

چونکہ ہر چیز کی اصل مباح ہے اس لئے اس کے مطالعے کی نہ صرف تلقین کی جاتی ہے بلکہ اس سے فرار طبائع پر دقیانوسیت کا الزام بھی عائد کیا جاتا ہے۔ یہی صورتِ حال موبائل اور فون کی بھی ہے مگر طوالت کے خوف سے میں اپنا سوال یہیں پر ختم کر رہا ہوں، کیوں کہ .... کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیاں کے لئے

ایک روشن صبح کا آغاز : زمانہ ایجاد سے آج تک ہندوستان میں ٹیلی ویژن کے جواز اور عدم جواز کا مسئلہ ہمارے لئے ایک ایسی ''زلف گرہ گیر'' کی مانند رہا جو سلجھتا دِکھائی نہیں دیتا، اس کا اثبات پروفیسر کلیم الدین کے لفظوں میں 'اقلیدس کا خیالی نقطہ ہے یا معشوق کی موہوم سی کمر' مگر حال ہی میں فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی (چیف قاضی ادارۂ شرعیہ کرناٹک) نے ٹیلی ویژن پر دعوت وتبلیغ کے مشاہدے کو نہ صرف جائز قرار دیا بلکہ مستحسن گردانا ہے، حالانکہ ایک عرصے تک ان کا قلم حامیانِ ٹی وی پر برق سوزاں بن کر گرتا رہا مگر عصری تقاضوں، دعوت دین میں ٹیلی ویژن کے اہمیت وافادیت اور ضرورت کے پیش نظر جس طرح انہوں نے یہ جرأت مندانہ قدم اُٹھایا ہے اور اس کے حق میں اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کی ہے وہ پوری جماعت کے لئے خوش آئند ہے، اب ہمیں بھی نفاق اور خود فریبی کے عمل سے نکل کر اپنے قول وعمل میں متحد ہو جانا چاہئے۔ ٹی وی کے سلسلے میں مفتی صاحب کا یہ فتویٰ گو کہ ابھی مشروط ہے اور فتوے کے بین السطور سے ان کے احتیاط اور جھجھک کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے مگر اس پیش قدمی سے ان لاکھوں افراد کو یقیناً امان ملی ہے جن کی آنکھیں اسلامیات کے مشاہدے کے باوجود احساس گناہ سے جھکی جا رہی تھیں۔ عصرِ حاضر میں دسویں صدی کے مزاج رکھنے والے نمونوں کا اس فتوے پر کیا ردِّ عمل ہوگا؟ یہ تو نہیں معلوم، لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس مشروط فتوے (اگر کسی کے یہاں ٹی وی ہے تو اس پر اسلامی پروگرام دیکھنا جائز و مستحسن ہے) کو وہ اپنی انانیت اور دقیانوس طبیعتوں سے مجبور ہو کر یہ افواہ

اُڑانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑیں گے کہ 'مفتی صاحب نے تو ٹی وی جائز کر دیا ہے' اب اس پر شوق سے فلمیں دیکھی جاسکتی ہیں اور اُن پر گانے بھی سنے جاسکتے ہیں' لیکن ہم مفتی صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ایسے شر پسندوں سے نپٹنے کے لئے اب ہزاروں قلم اور زبان ان کا متحدہ تعاقب کریں گی۔

انانیت کے ہولناک اثرات : آج سے ایک دہائی قبل اسی ٹی وی کی تحقیق اور اس کے جواز وعدم جواز کا مسئلہ اُٹھا تھا' بحث ومباحثہ سے گزرتا ہوا یہ علمی مسئلہ دشنام طرازی' اشتہار بازی' فحش لٹریچر کی اشاعت' ذاتیات کا تعاقب' حسب ونسب پر اوچھے حملے اور قتل وغارت گری تک پہنچا اور پوری جماعت اہل سنت کے لئے وبال جاں بن گیا۔ مشربی وفاداریوں اور فرضی عقیدت مندیوں کے نام پر ابن الوقتوں کی ایک ٹولی اور جعلی ناموں سے مغلظات پر مبنی اکابر ومشاہیر کی خلوت کدوں کی داستانیں لکھ کر واجدہ تبسم کے 'نتھ' اور منٹو کے 'لحاف' جیسے افسانوں کو شرما دیا۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ یہ وہی بزرگانِ دین تھے جن کی دست بوسی وقدم بوسی کل تک ہمارے لئے نجات وشفاعت کا ایک بہترین ذریعہ تھی۔ رات کے اندھیروں میں گھوم گھوم کر مذہبی اسٹیجوں سے اپنا پیٹ پالنے والوں اور شعبدہ بازوں کو بھی جیسے ایک نیا موادمل گیا' انہوں نے بھی نعروں کی صدائے بازگشت میں ہماری اکابر ہستیوں کے جبہ ودستار کو بیچ چوراہے پر نیلام کرکے اپنے کاروبار کو غذا فراہم کی۔ آج بھلے ہی پندارِ عقیدت کے بھرم میں ہماری زبان وقلم پر تالے لگ جائیں مگر یہ زمینی حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ یہ سارے اُمورانہی کی سربراہی اور خاموش رضامندی میں انجام پارہے تھے جن کے ناموں کو لیتے ہوئے اُن کے آگے اور پیچھے غلومندانہ القاب وآداب لگانا ہم عینِ اسلام سے کم نہیں سمجھتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر اہلِ سنت وجماعت آج دو حصوں میں تقسیم ہوگئی' مشربی گروہ بندی کے نام پر مسجدیں بٹ گئیں' آپسی اتحاد پارہ

پارہ ہوگیا، نفاق کو راہ ملی، عداوت نے جگہ پائی، مسلکی مخالفین کو ہرزہ سرائی کا موقع ہاتھ آیا اور سب سے بڑھ کر جن بزرگوں کی تعظیم اور خانقاہوں کی پاسبانی ہماری جماعتی روایات رہی وہ ہماری ہی زبان اور قلم کی ضربوں کی تاب نہ لاکر ڈھ گئی۔ اور یہ جماعتِ اہل سنت کی ایسی بھیانک اور دلخراش تاریخ ہے جس کو آنے والا مؤرخ لکھتے ہوئے کانپ اُٹھے گا۔

اب بھی وقت ہے کہ اس پیش قدمی کا پرجوش استقبال کیا جائے، انانیت اور طبقاتی زعم وتعصب کی بوالعجبیوں سے اُوپر اُٹھ کر سوچا جائے کہ ہمیں اہلِ سنت و جماعت کو کیسے متحد کرنا ہے، مسلک اہل سنت کی توسیع کے لئے جماعت کا ہر فرد راعی اور ذمہ دار ہے جس کے لئے اُسے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیۓ۔ اب تک اس سے نفرت اور گریز نے ہمیں دعوتی سطح پر بہت نقصان پہنچایا ہے، اب اس مسئلے کو ہمیں اشرفی اور رضوی تناظر میں نہیں دیکھنا چاہیۓ بلکہ حالات کا تقاضہ اور وقت کی پُکار سمجھ کر قبول کرنا چاہیۓ۔ اگر ایسا ہم نے نہیں کیا اور ان غلطیوں کو پھر سے دہرانے کی کوشش کی تو اب ہم اتنے گروہ میں تقسیم ہو جائیں گے کہ اہلِ سنت کا تشخص دن کے اُجالے میں بھی پہچانا نہ جاسکے گا۔

اُٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے　　مشرق ومغرب میں ترے دور کا آغاز ہے

(ماہنامہ جامِ نور ۔ ڈسمبر ۲۰۰۴ء)

مناظرہ مَلِک پور کٹیھار بھار

کے ویڈیو سی ڈیز Vidio CDs

سنی ودیوبندی علماء کے درمیان مورخہ ۸/۹/۱۰ مئی ۲۰۰۵ء بروز اتوار، پیر، منگل سہ روزہ مناظرہ طے ہوا۔ اس مناظرہ میں اہلسنت وجماعت کو فتح مبین حاصل ہوئی، جس کو پچاس ہزار لوگوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا، جن میں سنی ودیوبندی عوام وخواص اور محکمہ پولیس کے سب ہی افسران تھے۔ سنی مناظر حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن کے دلائل قاہرہ

سے دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین گیاوی نے مبہوت وساکت ہوکر راہ فرار اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کی، مگر خود دیوبندی افراد نے ان کو دوبارہ اسٹیج پر نشست اختیار کرنے پر مجبور کیا، پھر وہ منظر بھی قابل دِید تھا جب کہ خود دیوبندی عوام اپنے علماء سے سنی مناظر کے عائد کردہ سوالات کے جوابات طلب کررہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ 'جواب دو ورنہ ہم بھی سنی بریلوی ہوجائیں گے'۔

مناظرہ کی تفصیلی رُوداد اور رپورٹ (Minutes & Report) انٹرنٹ پر پیش کی گئی ہے:

http://www.aljamiatulashrafia.org/jun5/monazara1.gif

مناظرہ کے تیسرے دن (منگل ۱۰/مئی ۲۰۰۵) سنیوں کا جمِ غفیر جمع ہوگیا اور فتح مبین کا نعرہ لگاتا ہوا مناظرہ گاہ سے قریب بیچ بازار سے گزرتا ہوا رضا مسجد دلکولہ پہونچا اور شاندار انداز میں جشن فتح منایا پھر اس کے بعد بائسی کے علاقے، کشن گنج، کٹیہار اور مَلِک پور مدرسہ میں اور مختلف مقامات پر جشن فتح منایا گیا۔ ہزاروں افراد نے اہل سنت کی فتح مبین اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا نظارہ کیا اور حق وباطل کو اچھی طرح جان لیا۔ جدید سائنسی ایجادات سے استفادہ کرتے ہوئے اس اہم ترین مناظرہ کے پورے مناظر کو ٹیپ کیسٹس، ویڈیو سی ڈیز اور کیمروں میں مقید کرلیا گیا ہے اور اب ہند و پاک میں علمائے اہلسنت اور سنی اداروں وجماعتوں کی جانب سے ویڈیو سی ڈیز عام کئے جارہے ہیں۔ اس مناظرہ میں اہلسنت کے مقتدر علمائے کرام نے شرکت فرمائی، چند حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :

حضرت صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی
حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی
حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی
حضرت مولانا مفتی حسن منظر قدیری
حضرت مولانا قاضی فضل احمد مصباحی
حضرت مولانا خواجہ محمد آصف رضا مصباحی

مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری
مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن
مولانا صغیر احمد جوکھنپوری
مولانا عبدالستار ہمدانی
مولانا محمد مجیب اشرف ناگپوری

اہلسنت و جماعت کے مندرجہ بالا علمائے کرام اب ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال کے عملاً قائل ہو چکے ہیں اور اپنے پروگرامس کے ویڈیو سی ڈیز تیار کروا رہے ہیں، گذشتہ پچیس برس سے ان میں سے بیشتر علمائے کرام ویڈیو اور ٹی وی کے استعمال کو حرام قرار دے رہے تھے لیکن اب بالآخر ویڈیو اور ٹی وی کے شرعی استعمال کو جائز قرار دے چکے ہیں اور ویڈیو سی ڈیز اور کیسٹس کو عام کرنے کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ یہ تو ابتلائے خواص ہے جن کا ارتکاب عوام نہیں بلکہ علماء کر رہے ہیں، اور جیسے بھی ہو یہ کڑوی حقیقت بھی ہمیں اپنے حلق کے نیچے اُتار لینا چاہئے کہ آج اُن مکانوں کے ڈرائنگ روم بھی ٹی وی سے سجے ہوئے ہیں جن کے مکینوں (علماء ومفتیان) نے کل تک اس کے عدم جواز پر صفحات سیا کر دیئے۔ (الا ماشاء اللہ) ہمارے فتاوے اپنی جگہ رکھے رہ گئے اور نظریاتی طور پر ٹی وی کی مخالفت میں زمین و آسمان ایک کرنے والوں کے خلوت کدوں میں ٹی وی نظر آنے لگی۔ ایسے موقع پر یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ :

یہ اعلان تقدس اور یہ مے خواریاں واعظ   تجھے منجملۂ ارباب فن کہنا ہی پڑتا ہے

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین امام المتکلمین شہزادۂ حضور غوث الثقلین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کو علمِ فقہ میں جو تبحر وکمال حاصل ہے اس کی روشنی میں آپ کے فتاویٰ پر سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ ءکار نہیں۔ حضور شیخ الاسلام والمسلمین کا فتویٰ حقیقت میں کتاب وسنت، عقل وبصیرت اور انسانی فطرت کے تقاضوں سے اتنا ہم آہنگ ہے کہ اس سے اختلاف کے لئے کسی کو آج تک کوئی معقول بنیاد نہیں مل سکی ہے۔ سائنسی ایجادات اب دین کی ضرورت بن چکے ہیں جن کو استعمال کرتے ہوئے فائدہ اُٹھانا ضروری ہو چکا ہے۔

گلچیں نے تو کوشش کر ڈالی، سونی ہو چمن کی ہر ڈالی
کانٹوں نے مبارک کام کیا، پھولوں کی حفاظت کر بیٹھے

وَاٰخِرُ دَعْوٰنا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعالَمِیْن
وَصَل اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمّدٍ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن